معاصر سے انتخاب

الحاق پاکستان کی تحریک کو خودمختار کشمیر کی تحریک بنانے کے لیے بھارت کے ہتھکنڈے

اسرائیلی موساد کے چھ ماہرین اور کمانڈوز دہلی پہنچ گئے، پاکستانی قادیانیوں کا تعاون بھی حاصل کر لیا گیا

بھارت خوب سمجھتا ہے کہ اب کشمیر اس کے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اس کی صرف ایک حسرت ہے کہ کشمیر اس کے ساتھ نہ رہے تو پاکستان کے ساتھ بھی نہ جانے پائے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایک جانب کشمیر کے بدلے سندھ کو پاکستان سے علیحدہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے اور دوسری جانب "کشمیر بنے گا پاکستان" کے نعرے کو "کشمیر بنے گا خودمختار" سے بدل دینا چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ کچھ عرصے سے نہ صرف سندھ میں بھارتی خفیہ تنظیم "را" کی سرگرمیوں میں شدت پیدا ہو گئی ہے بلکہ "کشمیر بنے گا خودمختار" کی آواز بھی سنائی دینے لگی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں یہ نعرہ اب تک قبولِ عام حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے۔

متعدد وجوہات کی بنا پر جن میں اسلامی تشخص اور ایٹمی پالیسی شامل ہیں، پاکستان صرف بھارت ہی نہیں، اسرائیل اور امریکہ کی آنکھوں میں بھی کھٹکنے لگا ہے، چنانچہ اسرائیل کی خفیہ تنظیم موساد اور بھارتی خفیہ تنظیم را کے درمیان ایک سمجھوتہ طے پایا ہے، جس کے تحت دونوں تنظیموں نے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سمجھوتے کے نتیجے میں موساد کے چھ سو کمانڈوز اور ماہرین مارچ کے مہینے میں بھارت کے دارالحکومت دہلی پہنچ گئے ہیں۔ جن میں سے دو سو افراد کو شہر کانپور میں ضیا لاج چمن گنج C-57، 10 پیش کار روڈ کانپور روڈ میں ٹھہرایا گیا ہے۔ ان اسرائیلی ماہرین کے ہمراہ اسرائیل سے آئی ہوئی دو سو نوجوان لڑکیاں بھی رہائش پذیر ہیں۔ پندرہ سے بیس مردوں اور لڑکیوں پر مشتمل گروپ تشکیل دیئے گئے ہیں، جنہیں سیاحوں کے روپ میں جموں و کشمیر کے علاقوں کے دورے کرائے گئے ہیں اور ان علاقوں میں جہاں مجاہدین کی سرگرمیاں زیادہ ہیں، مثلاً" سری نگر، پونچھ، بارہ مولا وغیرہ میں خاص طور پر لے جایا گیا ہے۔ کشمیر میں را کے ذمہ دار کشمیر زون کے انچارج سابق ایم ایل اے میاں بشیر نے، جو گوجر نگر جموں میں میاں پیلس میں رہائش پذیر ہیں، دورے کے انتظامات کئے اور ان افراد سے مسلسل رابطہ رکھا۔ اسرائیلی موساد کے بقیہ چار سو افراد کو جو خالصتاً" فوجی کمانڈوز ہیں گنگا نگر کے کیمپ میں رکھا گیا، جہاں ان کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ گنگا نگر کے علاقے میں بھارت نے اپنی سرحد بند کرنے کا فیصلہ نہ صرف اس علاقے میں واقع تربیتی کیمپوں کی بدنامی کے سبب کیا تھا، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس علاقے میں اسرائیلی کمانڈوز کی موجودگی کو خفیہ رکھنے کی ضرورت بھی پیش نظر تھی۔ اس علاقے میں پاکستانی افراد کی آمدورفت کے باعث خطرہ تھا کہ کوئی پاکستانی جاسوس بھارتی کیمپوں میں داخل ہو کر ان افراد کی آمد سے آگاہ نہ ہو جائے، چنانچہ ہنگامی طور پر بھارت نے گنگا نگر کی بھارتی سرحد بند کرنے کا فیصلہ کیا، جس کا ذکر تکبیر کے گزشتہ ایک شمارے میں کر دیا گیا تھا۔

ذرائع کے مطابق موساد کے ان کارندوں نے پاکستان میں قادیانیوں کی تنظیم "ریڈ" سے بھی رابطہ کیا ہے اور انہیں ہدایت کی ہے کہ خودمختار کشمیر کا پروپیگنڈہ تیز کر دیا جائے۔ قادیانیوں کی مختلف تنظیموں نے اپنے لندن کے مرکز کی ہدایت موصول ہونے کے بعد خودمختار کشمیر کی مہم کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔ خودمختار کشمیر کی حمایت میں جموں میں ایک ریلی کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے، جس میں پاکستانی اور بھارتی قادیانی پیش پیش ہیں۔ بڑی تعداد میں یہ افراد ریلی میں شرکت کے لئے جموں

جائیں گے۔

خود مختار کشمیر کی مہم کے لئے خصوصاً کشمیر سے تعلق رکھنے والے قادیانیوں کو بھرپور حصہ لینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کراچی کے جہانگیر پارک میں کشمیری قادیانیوں کی میٹنگیں بھی ہوئی ہیں، جس میں خود مختار کشمیر کی حمایت میں تقریریں کی گئیں اور نعرے لگائے گئے۔ کشمیری قادیانیوں کو خود مختار کشمیر کی مہم کے لئے مسلسل پروگرام دینے کی غرض سے تین مارچ کو ایک اجلاس قادیانیوں کے احمدیہ ہال میں بلایا گیا تھا، جو پلازہ سینما کے پیچھے پلازہ کوارٹرز میں واقع ہے۔ اس اجلاس میں خود مختار کشمیر کے مسئلے پر بحثیں ہوئیں اور ہدایات جاری کی گئیں۔ اطلاعات کے مطابق را نے خود مختار کشمیر کی مہم پر کشمیر کے قادیانیوں کو آمادہ کرنے کے لئے لندن میں قادیانیوں کے مرکز کو بھاری رقم ادا کی ہے۔ رقم کی ادائیگی کا یہ معاہدہ بھارت سے تعلق رکھنے والے قادیانی چوہدری اکمل اور را کے رکن انیل کے ذریعے طے پایا۔ چوہدری اکمل ضلع ہوشیار پور کا رہنے والا ہے۔ اس معاہدے کے بعد قادیانیوں کے لندن مرکز کی جانب سے پاکستان اور بھارت سے تعلق رکھنے والے قادیانیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر بھارت کی پالیسی کے مطابق کام کیا جائے۔ پاکستان میں قادیانیوں کی تنظیم انصار اللہ جو زیادہ تر کشمیری لوگوں پر مشتمل ہے، خاص طور پر فعالیت کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اس تنظیم کی جانب سے عنقریب سینکڑوں کارکن مقبوضہ کشمیر بھیجے جائیں گے، جو مجاہدین کے ٹھکانے معلوم کرکے بھارتی فوج کو آگاہ کریں گے اور پیرا ملٹری فورسز کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کریں گے۔ اس سلسلے میں ریکروٹنگ کا ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے۔

موساد کے علاوہ را نے کشمیر کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے خاد سے بھی رابطہ قائم کیا ہے اور بھارتی سی بی آئی او سینٹرل کی درخواست پر خاد کا ایک اہم شخص امین خان دہلی پہنچ گیا ہے۔ اپریل کے مہینے میں خاد، را اور موساد کے اعلیٰ افسران ملیں گے اور کشمیر کے سلسلے میں لائحہ عمل طے کریں گے۔ موساد کی نمائندگی ایک اعلیٰ افسر ہیرن موشا کرے گا، جو ۳۰ مارچ کو دہلی پہنچنے والا ہے۔

را کی جانب سے کشمیری قادیانیوں کو دنیا بھر میں خود مختار کشمیر کی حمایت میں خطوط لکھنے اور ذرائع ابلاغ میں مضامین اور مراسلے شائع کرانے کی بھی ہدایت کی گئی ہے، جس میں کشمیر کا مسئلہ خود مختار کشمیر کے حوالے سے پیش کیا جائے گا اور دنیا بھر میں یہ باور کرائے گا کہ کشمیر کا مسئلہ پاکستان کا پیدا کردہ ہے اور کشمیری پاکستان سے الحاق نہیں چاہتے۔

بظاہر موساد کے اسرائیلی کارندے مسئلہ کشمیر میں بھارت کی مدد کے لئے دہلی پہنچے ہیں، لیکن ان کی بھارت آمد میں مسئلہ کشمیر پر بھارت کی مدد سے زیادہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیتوں کو سبوتاژ کرنے کا دور رس منصوبہ بھی کارفرما ہے۔ کچھ عرصہ قبل بھی موساد کے ایجنٹ خفیہ کارروائی کے ذریعے پاکستان کے ایٹمی پلانٹ کو نقصان پہنچانے کے لئے بھارت پہنچے تھے، لیکن مجاہدین کشمیر نے سیاحوں کے روپ میں گھومنے والے ان اسرائیلیوں کو پکڑ لیا، جس کے بعد راز افشا ہو جانے کے سبب ان کے لئے اپنی منصوبہ بندی پر عملدرآمد ناممکن ہو گیا تھا۔ اب ایک بار پھر اسرائیل مقبوضہ کشمیر میں تعاون کی آڑ میں پاکستا[redacted]ی پروگرام کو تباہ کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے۔

● بشکریہ ہفت روزہ تکبیر کراچی

بقیہ از ص ۱۵

کی بنا پر پیدا ہونے والے باہم طبعی واجبات کا مسئلہ تو ان امور کا فیصلہ پاکستان اور ہندوستان یا دوسری متعلقہ پارٹی کے دستور ساز مجلسوں کا کام ہوگا، اور یہ فیصلہ ان دونوں دولتوں کی آزادی کو بحال رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔"

فرمائیے، جھوٹ کہاں سے نکلا اور اسے کہاں سر چھپانا چاہیئے اگر لیگ کی قرارداد کا مفاد یہی تھا جو اب ہمارے سامنے آیا ہے۔ اس پر تو ۱۹۴۶ء میں فیصلہ ہو رہا تھا؟ اس وقت اسے کیوں نہ مانا گیا اور وہ روز کیوں آنے دیا جس کے الم انگیز حوادث میں ہمارے اندازے کے مطابق مسلمانوں کا جانی نقصان ستر فیصدی سے کسی حالت میں بھی کم نہ ہوگا۔ (روزنامہ "انقلاب" لاہور۔ ۸ جون ۴۷ء)